روزنامہ

ٹیلی فون نمبر 047-6213029 C.P.L 29-FD

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

Web: http://www.alfazl.org
Email: editor@alfazl.org

منگل 20 نومبر 2007ء 9 ذیقعدہ 1428 ہجری 20 نبوت 1386 ہش جلد 57-92 نمبر 263

معاشرے میں موجود کمزور طبقوں کے حقوق کی ادائیگی اور امن قائم کرنے کی تلقین

کمزوروں کے حقوق ادا نہ کرنا خدا تعالیٰ کے نزدیک قابل گرفت ہے

یتامیٰ کی اچھی پرورش کر کے معاشرے کا فعال رکن بنانا انتہائی اہم کام ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 16 نومبر 2007ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 16 نومبر 2007ء کو بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ حضور نے سورۃ بقرہ کی آیات نمبر 221-229 اور 241 کی تلاوت فرمائی، یہ خطبہ جمعہ حسب معمول مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے انٹرنیشنل پر براہ راست نشر کیا گیا۔

حضور انور نے فرمایا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو معاشرے کے کمزور طبقے کے حقوق کی ادائیگی کی طرف توجہ دلائی ہے۔ تا کہ ان کمزوروں کو یہ احساس نہ ہو کہ طاقتور جو چاہے ہم سے سلوک کرے۔ خدا تعالیٰ نے ان آیات میں عزیز اور حکیم کے الفاظ استعمال کر کے یہ احساس دلایا ہے کہ اگر تم لوگ ان کے ساتھ برا سلوک کرو گے تو خدا غالب اور طاقتور ہے۔ اگر ان سے زیادتی کرو گے تو وہ پکڑے گا۔ یہ اس لئے بھی ضروری ہے کہ کمزوروں کے حقوق ادا کرنے سے معاشرے کا امن قائم رہتا ہے اور ان کے حقوق ادا نہ کئے جائیں تو فساد پیدا ہو جائے گا اور خدا تعالیٰ کے نزدیک بھی یہ قابل گرفت ہے۔ اس لئے معاشرے سے بے چینی ختم کرنے کیلئے ان کی حقوق کی حفاظت کرنی چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا کہ اگر یتامیٰ کے حقوق کی حفاظت نہ کی جائے تو ان میں یہ احساس پیدا ہوتا ہے کہ ہم سے برا سلوک کیا گیا ہے اور اس احساس سے ان میں بے چینی پیدا ہوتی ہے۔ پھر اس بے چینی کا ایک ردعمل ہوتا ہے جو معاشرے کے امن وسلامتی کو فساد سے بدل دیتا ہے۔ جو ان حقوق کے ادا کرنے میں روک ڈالتا ہے وہ دنیا میں فساد کرتا ہے اور غالب خدا موجود ہے جو ایسے لوگوں کو پکڑتا ہے۔ لیکن اگر ان کے حقوق ادا کئے جائیں گے تو پھر صفت عزیز کے نظارے تمہارے حق میں دکھائے گا۔

حضور انور نے فرمایا کہ یتامیٰ سے شفقت کا حکم خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں کئی جگہوں پر دیا ہے اور فرمایا ہے کہ ان کو صحت، تعلیم، اخلاق، اصلاح اور جماعتی کاموں کے لحاظ سے نیک فطرت اور اچھا بنانا چاہئے۔ جس طرح ہر نیک فطرت بھائی چاہتا ہے کہ اس کا بھائی معاشرے کا مفید وجود بنے بالکل اسی طرح ان کی اصلاح کرنی چاہئے۔ تا کہ یہ معاشرے کے فعال رکن بن سکیں۔ پیار اور سختی دونوں کا مقصد اصلاح ہونا چاہئے اور اس لئے بھی ان کا خیال رکھنا چاہئے کہ معاشرے میں یتیم کے خیال رکھنے والے لوگ پیدا ہوں کیونکہ کوئی بھی نہیں جانتا کہ اس کی موت کب ہونی ہے اور اپنے کمزور بچوں کی حفاظت کیلئے معاشرے میں یتامیٰ کا خیال رکھنا ضروری ہے۔ دوسرا ان لوگوں کے بچوں کا خاص طور پر خیال رکھنا چاہئے جو راہ مولیٰ میں قربان ہو گئے تا کہ ان کے بچوں کا سر فخر سے بلند ہو کہ ان کے والدین کا احترام کیا جاتا ہے۔ اگر ہم یتامیٰ کا خیال رکھیں گے تو خدا تعالیٰ ہمارے بچوں کے ہموم وغموم میں ان کی حفاظت کرے گا۔

حضور انور نے فرمایا کہ بعض لوگ یتامیٰ کا مال ہڑپ کرنے کی فکر میں رہتے ہیں۔ اگر ان کے والدین کوئی جائیداد وغیرہ چھوڑ جائیں تو ان یتامیٰ کی پرورش کے دکھاوے اور ان کی ضرورتوں کو پورا کرنے کے بہانے سے ان کی جائیدادیں اور اموال ناجائز خرچ کرتے ہیں اور بعض تو ان کے بڑے ہو جانے کے بعد بھی ان کی جائیدادیں ان کو واپس نہیں کرتے۔ ان کو یاد رکھنا چاہئے کہ وہ لوگوں اور عدالتوں کو تو دھوکہ دے سکتے ہیں مگر خدا تعالیٰ کو نہیں وہ ان کی نیت کو جانتا ہے اور وہ غالب بھی ہے کہ ان کو سزا دے۔ اگر خدا نے ضرورت کے وقت خرچ کرنے کی اجازت دی ہے تو اس سے ناجائز فائدہ نہیں اٹھانا چاہئے خدا تعالیٰ نے تمام احکامات، حکمت کے تقاضے پورے کرتے ہوئے دیئے ہیں۔ ان سے معاشرے میں امن پیدا ہوتا ہے اس لئے ان کی اچھی پرورش کر کے ان کو معاشرے کا فعال رکن بنانا انتہائی اہم کام ہے۔ اس طرح فساد اور عذاب سے بھی بچے رہیں گے۔

حضور انور نے کمزور عورتوں کے حقوق ادا کرنے کی طرف بھی توجہ کرنے کی تلقین فرمائی۔ فرمایا مغربی معاشرہ آج عورت کے حقوق کی بات کرتا ہے جبکہ اس کے حقوق کی آواز آج سے چودہ سو سال پہلے اٹھا دی گئی تھی۔ ان کے حقوق کی طرف بھی توجہ ہونی چاہئے اور ہمیشہ ان سے نیک سلوک کرنا چاہئے اور زیادہ سے زیادہ سہولت دینے کی طرف رجحان ہونا چاہئے۔ حضور انور نے بیوہ، مطلقہ اور دیگر خواتین کے حقوق کی ادائیگی کی طرف بھی توجہ دلائی۔

خطبہ ثانیہ میں حضور انور نے پاکستان کیلئے دعا کی تحریک فرمائی۔

یتیموں اور بیواؤں کا سرپرست

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ انہوں نے ایک دفعہ یہ شعر ابوبکرؓ کے سامنے پڑھا۔

وابیض یستسقی الغمام بوجهه
ربیع الیتامیٰ عصمة للارامل

یعنی وہ سفید نورانی چہرے والا شخص جس کے منہ کا واسطہ دے کر بادل سے بارش مانگی جاتی ہے وہ یتیموں کے لئے موسم بہار اور بیواؤں کی عزت کا محافظ ہے

اس پر ابوبکر فوراً بول اٹھے کہ بخدا یہ تو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر ہے۔ وہی اس شعر کے مصداق ہیں۔

(مسند احمد حدیث نمبر 26)

نتیجہ سہ ماہی سوم 2007ء

(قیادت تعلیم مجلس انصاراللہ پاکستان)

۞ امتحان سہ ماہی سوم 2007ء میں پاکستان کی 562 مجالس کے 8842 انصار نے شمولیت کی۔ 189۔ انصار نے خصوصی گریڈ اے اور نمایاں کامیابی حاصل کی۔ اعزاز پانے والے اور نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے اراکین کے نام درج ذیل ہیں۔

اول: آرکیٹیکٹ شعیب احمد ہاشمی صاحب گلشن اقبال غربی کراچی

دوم نمبر 1: مکرم منصور احمد صاحب لکھنوی گلشن اقبال شرقی کراچی

دوم نمبر 2: مکرم عبدالسلام ارشد صاحب چھاؤنی لاہور

سوم نمبر 1 مکرم عبدالرشید ساٹری صاحب عزیز آباد کراچی

سوم نمبر 2 مکرم ڈاکٹر منصور احمد صاحب جوہر ٹاؤن لاہور۔

علاوہ ازیں اگلی دس پوزیشنز درج ذیل انصار نے حاصل کیں۔

1۔ مکرم بشارت احمد طاہر صاحب کھاریاں ضلع گجرات
2۔ مکرم ناصر احمد صاحب بلوچ دارالسلام لاہور
3۔ مکرم نصیر احمد طاہر صاحب مغل پورہ لاہور
4۔ مکرم محمد توفیق صاحب مغلپورہ لاہور
5۔ مکرم جاوید اقبال کاہلوں صاحب چک 433 دھیرو کے، ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ۔
6۔ مکرم ملک محمود احمد اعوان صاحب ڈیرہ اسماعیل خان
7۔ مکرم انجینئر محمود مجیب اصغر صاحب دارالصدر شمالی انوار۔ ربوہ
8۔ مکرم رفیق احمد بٹ صاحب ڈسکہ ضلع سیالکوٹ
9۔ مکرم ماسٹر نذیر احمد صاحب 58/3 ٹکڑا ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ
10۔ مکرم امتنان الٰہی ملک صاحب گرین ٹاؤن لاہور

اللہ تعالیٰ یہ اعزاز مبارک کرے اور علمی ترقیات سے نوازے۔ آمین

(قائد تعلیم مجلس انصاراللہ پاکستان)

خطبہ جمعہ

دعاؤں کی قبولیت کے لئے قرآن مجید اور احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے بعض اہم شرائط کا بیان

ماہ رمضان خاص اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول، گناہوں کی بخشش اور قبولیت دعا کا مہینہ ہے

اپنی ایمانی اور عملی طاقت کو بڑھانے کے واسطے دعاؤں میں لگے رہو

اپنی دعاؤں کو اس طریق پر کرنے کی کوشش کرنی چاہئے اور ایسی دعائیں کروانی چاہئیں جو اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے راستہ پر لے جانے والی ہوں اور اللہ کا قرب دلانے والی ہوں

کراچی میں ڈاکٹر حمید اللہ صاحب اور مکرم پروفیسر ڈاکٹر شیخ مبشر احمد صاحب کی راہ مولیٰ میں قربانیوں کا دلگداز تذکرہ

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 28 ستمبر 2007ء بمطابق 28 تبوک 1386 ہجری شمسی بمقام بیت الفتوح، لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ کے آغاز میں سورۃ البقرہ کی آیت 187 تلاوت کی اور فرمایا اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہم رمضان سے گزر رہے ہیں۔ جس کا آج سولھواں روزہ ہے۔ یہاں تو باقی چودہ دن رہ گئے ہیں۔ باقی دنیا میں بھی چاند دیکھنے کے بعد جہاں عید کا فیصلہ ہوتا ہے۔ کہیں تیرہ روزے بقایا رہ گئے ہیں، کہیں چودہ روزے۔ تو بہرحال اللہ تعالیٰ نے یہ مہینہ ہماری روحانی اور اخلاقی حالتوں کو سدھارنے کے لئے اپنی رضا کے حصول کی کوشش کے لئے، ہماری بخشش کے سامان مہیا فرمانے کے لئے، ہماری دعاؤں کی قبولیت کے لئے خاص طور پر مقرر فرمایا ہے۔

یہ آیت جو مَیں نے تلاوت کی ہے اس کا ترجمہ ہے اور جب میرے بندے تجھ سے میرے متعلق سوال کریں تو یقیناً مَیں قریب ہوں۔ مَیں دعا کرنے والے کی دعا کا جواب دیتا ہوں جب وہ مجھے پکارتا ہے۔ پس چاہئے کہ وہ بھی میری بات پر لبیک کہیں اور مجھ پر ایمان لائیں تا کہ وہ ہدایت پائیں۔

یہ آیت قرآن کریم میں ان آیات کے بیچ میں رکھی گئی ہے جن میں رمضان کے روزوں کی فرضیت اور اس سے متعلقہ دوسرے احکام ہیں۔ پس اس سے پتہ چلتا ہے کہ یہ مہینہ خاص اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول، گناہوں کی بخشش اور قبولیت دعا کا مہینہ ہے۔

ایک حدیث میں آتا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جبرئیل میرے پاس آئے اور انہوں نے کہا ہلاک ہوا وہ شخص جس نے رمضان کو پایا اور وہ بخشا نہ گیا۔

(سنن ترمذی کتاب الدعوات باب قول رسول اللہ رغم انف رجل)

پھر ایک حدیث ہے۔ جو حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: جو شخص ایمان کے تقاضے اور ثواب کی نیت سے رمضان کی راتوں میں اٹھ کر نماز پڑھتا ہے، اس کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

(صحیح بخاری کتاب الصوم۔ باب فضل من قام رمضان)

تو یہ گناہوں کی بخشش کے خاص نظارے ہمیں اس لئے نظر آتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے روزوں کے مجاہدے کے ساتھ ایک خاص توجہ سے، خالص اس کا ہوتے ہوئے، اپنے حضور جھکنے والوں کو ایک مقام دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی تلاش کرنے والوں، اسے پکارنے والوں کو جواب دینے کا وعدہ فرمایا ہے۔ گو اللہ تعالیٰ ہمیشہ ہی ہر وقت ہی ان لوگوں کی دعاؤں کو سنتا ہے جو خالص اس کا ہوتے ہوئے اسے پکارتے ہیں۔ لیکن رمضان میں ایک خاص ماحول عبادات کا بن جاتا ہے اس لئے خدا تعالیٰ اس مہینے میں پہلے سے بڑھ کر اپنے بندوں کی پکار سن رہا ہوتا ہے۔

جیسا کہ اس حدیث سے پتہ چلتا ہے، اس میں رمضان کی اہمیت بیان کی گئی ہے۔

حضرت سلمانؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں شعبان کے آخری روز مخاطب کرتے ہوئے فرمایا: اے لوگو! تم پر ایک عظیم اور بابرکت مہینہ سایہ فگن ہونا چاہتا ہے اس میں ایک ایسی رات ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے روزے رکھنے فرض کئے ہیں اور اس کی راتوں میں قیام کرنے کو نفل ٹھہرایا ہے۔ (۔) وہ ایک ایسا مہینہ ہے جس کا ابتدائی عشرہ رحمت ہے، درمیانی عشرہ مغفرت کا موجب ہے اور آخری عشرہ جہنم سے نجات دلانے والا ہے اور جس نے اس میں کسی روزے دار کو سیر کیا اسے اللہ تعالیٰ میرے حوض سے ایسا مشروب پلائے گا کہ اسے جنت میں داخل ہونے سے پہلے کبھی پیاس نہیں لگے گی۔

(کنز العمال جلد 8 فصل فی فضلہ وفضل رمضان)

پس رحمت کے دن بھی گزر گئے اور اب ہم مغفرت کے دنوں سے گزر رہے ہیں اور چند دن بعد، تین چار دن بعد آخری عشرہ شروع ہونے والا ہے جو جہنم سے نجات دلانے والا ہے۔ اس میں وہ رات بھی ہے جو دعاؤں کی قبولیت کی رات ہے اور خاص رات ہے، اس میں جس کو وہ رات میسر آ جائے اللہ تعالیٰ اس کی ہوئی دعاؤں کو قبول کرتا ہے۔ پس یہ چند دن ہمیں اب اس طرف توجہ دلانے والے ہونے چاہئیں کہ اس مہینے کے فیض سے فیضیاب ہونے کی کوشش کریں۔ اپنے رب کا قرب حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ اس کی مغفرت کی چادر میں لپٹنے کی کوشش کریں۔ اپنے آپ کو اس زندگی میں بھی دنیاداری کی غلاظتوں کی جہنم سے نکالنے کی کوشش کریں اور آخرت کی جہنم سے بھی اپنے آپ کو بچانے کی کوشش کریں۔ اپنے اس تمام قدرتوں والے خدا کی تلاش کریں جو اپنے بندے کی پکار پر یہ کہتا ہے کہ اِنِّیْ قَرِیْبٌ۔ لیکن یہ مقصد حاصل کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے بعض شرائط رکھی ہیں ان شرائط کو پورا کرنا ضروری

پبلشر و پرنٹر طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت -/4 روپے

ہے تبھی اس کی رحمت حاصل ہوگی۔ تبھی اس کی مغفرت کی چادر میں اپنے آپ کو لپیٹنے والے ہوں گے۔ تبھی ہر قسم کی جہنم سے اپنے آپ کو دور کرنے والے ہوں گے اور تبھی ہم اپنی دعاؤں کے قبول ہونے کے نظارے دیکھیں گے۔

اس آیت کے ضمن میں حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ:

''جب میرے بندے میرے بارہ میں سوال کریں تو ان کو کہہ دے کہ مَیں نزدیک ہوں۔ یعنی جب وہ لوگ جو اللہ رسول پر ایمان لائے ہیں یہ پتہ پوچھنا چاہیں کہ خدا تعالیٰ ہم سے کیا عنایات رکھتا ہے جو ہم سے مخصوص ہوں اور غیروں میں نہ پائی جاویں۔ تو ان کو کہہ دے کہ مَیں نزدیک ہوں یعنی تم میں اور تمہارے غیروں میں یہ فرق ہے کہ تم میرے مخصوص اور قریب ہو اور دوسرے مہجور اور دُور ہیں۔ جب کوئی دعا کرنے والوں میں سے، جو تم میں سے دعا کرتے ہیں، دعا کرے تو مَیں اس کا جواب دیتا ہوں۔ یعنی مَیں اس کا ہم کلام ہو جاتا ہوں اور اس سے باتیں کرتا ہوں اور اس کی دعا کو پایۂ قبولیت میں جگہ دیتا ہوں۔ پس چاہئے کہ قبول کریں حکم میرے کو اور ایمان لاویں تا کہ بھلائی پاویں''۔

(جنگ مقدس۔ روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 146 مطبوعہ لندن)

پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ گو کہ تمہیں یہ ماحول بھی میسر آ گیا ہے جو دعاؤں کی قبولیت کا ماحول ہے۔ اس مہینہ میں شیطان جکڑا بھی گیا ہے، جنت بھی قریب کر دی گئی ہے۔ لیکن اس کے باوجود فیض وہی پائے گا جو میری شرائط کی پابندی کرے گا جن میں سے ایک شرط یہ ہے کہ اس یقین پر قائم ہو کہ خدا ہے۔ خدا کی ذات پر ایسا پختہ یقین ہو جس کو کوئی چیز بھی ہلا نہ سکے۔ یہ یقین ہو کہ زمین و آسمان اور اس کے درمیان جو کچھ ہے اس کو پیدا کرنے والا ایک خدا ہے جو تمام جہانوں کا ربّ ہے، ہر چیز کا مالک ہے، ہر چیز اس کے قبضۂ قدرت میں ہے۔ اس نے اپنی ربوبیت کی وجہ سے بلا امتیاز مذہب اور قوم ہر ایک کی جسمانی ضروریات کا خیال رکھا ہوا ہے حتیٰ کہ چرند پرند بھی سب اس کی ربوبیت سے فیض پا رہے ہیں۔ ہوا پانی روشنی کھانے پینے کی چیزیں اس نے سب کو مہیا کی ہوئی ہیں۔ وہ تمام صفات کا جامع ہے۔ نہ وہ کسی کا بیٹا ہے اور نہ اس کا کوئی بیٹا ہے۔ پس پہلی شرط یہ ہے کہ جامع الصفات خدا پر پختہ یقین ہو۔

دوسری بات یہ کہ صرف یہ یقین نہیں کہ خدا ہے، کوئی پیدا کرنے والا ہے بلکہ اس پر ایمان بھی کامل ہو اور یہی کوشش ہو کہ اب جو بھی ایمان ہمیں میسر ہے اور جو بھی ہماری دعائیں ہیں وہ اس نے ہی قبول کرنی ہیں اور اس کو حاصل کرنے کی ہم نے کوشش کرنی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا وصل ڈھونڈھنے کی ہم نے کوشش کرنی ہے۔ اس کا قرب حاصل کرنے کی کوشش کرنی ہے۔ اس کے لئے ہم نے اپنے اندر تقویٰ پیدا کرنا ہے، خدا ترسی پیدا کرنی ہے، اپنے آپ کو پاک کرنا ہے اور یہی ایمان کامل کرنے کا ذریعہ ہے۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ''پس چاہئے کہ اپنے تئیں ایسے بناویں کہ مَیں اُن سے ہمکلام ہو سکوں''۔ (لیکچر لاہور۔ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 159) اور یہ مقام جو ہے ایمان کامل ہونے پر ہی ملتا ہے۔ اس لئے ایمان کامل کرنے کی ہمیں کوشش کرنی چاہئے۔ یعنی اس بات پر ایمان ہو کہ اللہ تعالیٰ دعاؤں کو سنتا ہے انہیں قبول کرتا ہے بلکہ جب ایمان میں ترقی ہوتی ہے، اس کا قرب حاصل ہوتا ہے تو خدا تعالیٰ بندے سے بولتا بھی ہے۔ رحمانیت کی وجہ سے یا اس کے صدقے جو خدا تعالیٰ نے انعامات کئے ہیں، جب بندہ اس کے قریب ہوتا ہے، جب ایمان میں ترقی کرتا ہے تو رحیمیت کے جلوے بھی وہ دکھاتا ہے۔ قبولیت دعا کے جلوے بھی دکھاتا ہے۔ یہ پختہ ایمان بھی اللہ تعالیٰ پر ہو۔ پھر دعائیں بھی قبول ہوتی ہیں۔

پھر تیسری بات یہ کہ ایمان بھی کامل ہو۔ گو کہ تمام انبیاء اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھیجے گئے ہیں لیکن اب اللہ تعالیٰ اپنے پیارے نبی ﷺ کو فرماتا ہے کہ اے محمد ﷺ اب تیرے ساتھ جڑ کر ہی دنیا قبولیت دعا کے نظارے دیکھ سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے ساتھ تعلق اب اسی کا ہو گا جو میرے نبی پر کامل ایمان لانے والا ہو گا۔ فرمایا (۔) یعنی جب میرے بندے تجھ سے میرے متعلق سوال کریں اور اے محمد ﷺ تو ہی ہے جو میرے بندوں کی حقیقی رہنمائی کر سکتا ہے، ان بندوں کو راستہ دکھا سکتا ہے جو میری تلاش میں ہیں۔ اس لئے آنحضرت ﷺ پر بھی ایمان کامل ہو گا تو خدا تعالیٰ تک رسائی ہو گی۔ باقی مذاہب بھولی بسری یادیں بن چکے ہیں۔ گو تمام انبیاء پر ایمان بھی ضروری ہے لیکن اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے راستے دکھانے کا اختیار صرف اب اے محمد! ﷺ تجھے ہی ہے اور تجھ پر ایمان یہ تقاضا کرتا ہے کہ تیری بتائی ہوئی جو پیشگوئیاں ہیں ان پر بھی کامل یقین ہو۔ اس بات پر بھی یقین ہو اور اس پر ایمان بھی ہو کہ نشانات اور پیشگوئیاں پوری ہونے پر تیرے غلام صادق کو جب خدا تعالیٰ نے دنیا میں بھیجا ہے تو اس کو ماننا بھی ایمان کی ایک شرط ہے۔ جو حضرت مسیح موعود کو مانیں گے وہی اللہ اور اس کے رسول ﷺ پر کامل ایمان لانے والے ہوں گے اور وہی قبولیت دعا کے نظارے پہلے سے بڑھ کر مشاہدہ کریں گے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہی لوگ ہیں جو میری ''اِنِّیْ قَرِیْبٌ'' کی آواز سنیں گے۔

پھر چوتھی بات یہ کہ سوال خدا کی رضا کے حصول کے لئے ہو، خدا کو پانے کے لئے ہو۔ یہ خواہش ہو کہ خدا تعالیٰ مجھے مل جائے۔ جب اس نیت سے سوال ہو گا، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب میرے بارے میں سوال ہو گا، میری لقا حاصل کرنے کے لئے سوال ہو گا تو بندہ مجھے قریب پائے گا۔ اگر خدا کو پکارنے کا مقصد صرف اپنی دنیاوی ضروریات کو پورا کرنا ہی ہو گا۔ اگر خدا صرف اس وقت یاد آئے گا جب کوئی دنیاوی خواہش پوری کرنی ہو، نہ کہ اللہ تعالیٰ کا وصال اور اس کا پیار حاصل کرنا تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ تو پھر یکطرفہ بات ہو گی۔ یہ تو خود غرضی ہے۔ اگر میرا جواب سننا ہے تو فَلْيَسْتَجِيْبُوْالِيْ پر بھی عمل کرنا ہو گا۔ میری بات پر لبیک کہنا ہو گا۔ تبھی تمہیں میری طرف سے جواب بھی ملے گا۔

حضرت مسیح موعود نے اس طرح بیان فرمایا ہے کہ ''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ چاہئے کہ میرے حکموں کو قبول کریں اور مجھ پر ایمان لاویں۔ تا کہ ان کا بھلا ہو''۔

(پیغام صلح۔ روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 472)

پھر دعا کی قبولیت کے لئے پانچویں بات یہ ہے کہ انسان تمام گناہوں سے بچنے کی کوشش کرے۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ (۔) یعنی مَیں توبہ کرنے والے کی توبہ قبول کرتا ہوں۔ خدا تعالیٰ کا یہ وعدہ اس اقرار کو جائز قرار دیتا ہے جو کہ سچے دل سے توبہ کرنے والا کرتا ہے''۔ فرماتے ہیں کہ ''اگر خدا تعالیٰ کی طرف سے اس قسم کا اقرار نہ ہوتا تو پھر توبہ کا منظور ہونا ایک مشکل امر تھا۔ سچے دل سے جو اقرار کیا جاتا ہے اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ پھر خدا تعالیٰ بھی اپنے تمام وعدے پورے کرتا ہے جو اس نے توبہ کرنے والوں کے ساتھ کئے ہیں اور اسی وقت سے ایک نور کی تجلی اس کے دل میں شروع ہو جاتی ہے جب انسان یہ اقرار کرتا ہے کہ مَیں تمام گناہوں سے بچوں گا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا''۔

(البدر۔ جلد 2 نمبر 14 مورخہ 24 اپریل 1903ء صفحہ 107)

پس جب گناہوں سے بچنے کی کوشش ہو گی اور ساتھ اللہ تعالیٰ کو پکارا بھی جا رہا ہو گا کہ اے خدا تو کہاں ہے؟ میں تیرے نبی ﷺ کے بتائے ہوئے طریق کے مطابق تجھ سے اپنے گناہوں کی معافی مانگتا ہوں، ان گناہوں سے چھٹکارا پانے کی دعا کرتا ہوں، آ اور مجھے ان سے چھٹکارا دلا۔ تو یہ دعا پھر اللہ تعالیٰ کے فضل کو کھینچنے والی ہو گی اور قبولیت کا درجہ پائے گی اور اللہ تعالیٰ کی طرف خالص ہو کر جھکنے والا بندہ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ کی آواز سنے گا۔ پس گناہوں سے نجات حاصل

کرنے کی دعا بھی اللہ تعالیٰ کا عبد بنانے کے لئے دعاؤں کی قبولیت کے لئے ضروری ہے۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ: ''یاد رکھو کہ سب سے اوّل اور ضروری دعا یہ ہے کہ انسان اپنے آپ کو گناہوں سے پاک صاف کرنے کی دعا کرے۔ ساری دعاؤں کا اصل اور جزو یہی دعا ہے کیونکہ جب یہ دعا قبول ہو جاوے اور انسان ہر قسم کی گندگیوں اور آلودگیوں سے پاک صاف ہو کر خدا تعالیٰ کی نظر میں مطہّر ہو جاوے تو پھر دوسری دعائیں جو اس کی حاجات ضروریہ کے متعلق ہوتی ہیں وہ اس کو مانگنی بھی نہیں پڑتیں، وہ خود بخود قبول ہوتی چلی جاتی ہیں''۔

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 617 جدید ایڈیشن)

پس اپنی دوسری حاجات بھی اگر پوری کرنی ہیں تو حضرت مسیح موعود کے بتائے ہوئے اس نسخے پر عمل کرنے کی ضرورت ہے۔ جیسے آپ فرماتے ہیں۔ ''تم اپنے آپ کو پاک کرنے کی کوشش اور اس کے لئے دعا کرو تو اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی ہر مشکل گھڑی میں اس کے کام آئے گا۔ اس کو اِنِّیْ قَرِیْبٌ کا نظارہ دکھائے گا اور اسے اپنی آغوش میں لے گا، ضروریات اس کی پوری کرے گا۔

پھر یہ بات پہلے بھی آ گئی ہے لیکن اس کو علیحدہ بھی رکھا جاتا ہے جیسا کہ حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے کہ قبولیت دعا کے لئے دین کو دنیا پر مقدم کرنا بھی ضروری ہے۔ دین کی تعلیم پر عمل کرتے ہوئے دنیا کی لہو ولعب چھوڑنا ضروری ہے۔ ہمارے عہد میں بھی ایک فقرہ ہے کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا، خدام الاحمدیہ کے عہد میں بھی ہے۔ اسی طرح آٹھویں شرط بیعت جو حضرت مسیح موعود نے رکھی ہے وہ یہ ہے کہ ''یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی (۔) کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا''۔ پس یہ ہے دین کو دنیا پر مقدم سمجھنا کہ .... میری یہ کوشش ہے کہ میرے سے کوئی ایسا کام سرزد نہ ہو جس سے دین کی عزت پر کوئی حرف آتا ہے۔ مجھے اپنی اور اپنے خاندان سے زیادہ اللہ کے دین کی عزت پیاری ہے۔ دین کی عزت کی خاطر اگر دنیاوی نقصان اٹھانا پڑے تو اس سے بھی دریغ نہیں کروں گا۔ یہ عہد کرے ہر احمدی تو پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مَیں بھی دعاؤں کو سنوں گا اور قبولیت دعا کے نظارے دکھاؤں گا۔

پھر ساتویں بات یہ ہے کہ ''اپنی ایمانی اور عملی طاقت کو بڑھانے کے واسطے دعاؤں میں لگے رہو''۔ (الحکم جلد 9 نمبر 2 مورخہ 13/جنوری 1905ء صفحہ 3)

یہ حضرت مسیح موعود کے الفاظ ہیں اور مستقل مزاجی سے یہ حالت جاری رہنی چاہئے۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں: ''پس میں نصیحت کرتا ہوں کہ اپنی ایمانی اور عملی طاقت کو بڑھانے کے واسطے دعاؤں میں لگے رہو''۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 207۔ جدید ایڈیشن)

پس اللہ تعالیٰ نے جو یہ فرمایا کہ (۔) یعنی چاہئے کہ وہ بھی میری بات پر لبیک کہیں اور مجھ پر ایمان لائیں۔ اس بات کو حاصل کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اپنی عملی حالتوں کو سنوارنے کی اور بڑھانے کی ضرورت ہے۔ ہمیں اپنی ایمانی حالتوں کو بڑھانے کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ کا زیادہ سے زیادہ قرب پانے کے لئے بھی دعاؤں کی ضرورت ہے اور یہ ایک ایسی دعا ہے جو باقی دعاؤں کی قبولیت کا ذریعہ بنتی ہے۔ مومن کا قدم ایک جگہ پر رُک نہیں جاتا۔ جب ایک مومن نیک اعمال بجا لاتا ہے تو ان میں بھی مختلف درجے ہیں۔ ترقی کا میدان کھلا ہے۔ ایک مومن جب ایمان لاتا ہے تو ایمان میں بڑھنے کے درجے ہیں۔ پس دعاؤں کی قبولیت کے لئے ان درجوں میں بڑھنے کی کوشش اور دعا ہونی چاہئے۔ جتنے درجے بڑھیں گے اتنا خدا کا قرب حاصل ہوگا، اتنی جلدی بندے کو اس کی پکار کا جواب ملے گا۔

پھر آٹھویں بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو قانون قدرت بنایا ہوا ہے اس کے اندر رہتے ہوئے دعا ہو تو وہ دعا سنی جاتی ہے۔ اگر اس سے باہر ہے تو وہ دعا قبولیت کا درجہ نہیں رکھتی۔ جتنا بھی انسان چیختا چلاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ مَیں تمہاری وہی دعائیں سنوں گا جو میری تعلیم اور قانون کے اندر رہتے ہوئے ہوں۔ پس دعاؤں کی قبولیت کے لئے اللہ تعالیٰ کے احکام کی بجا آوری ضروری شرط ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ حقوق العباد ادا کرو۔ ایک حکم یہ ہے۔ حقوق العباد کی ادائیگی کے لئے قرآن کریم میں اس کے مختلف احکامات ہیں۔ لیکن اگر ایک انسان دوسرے کے حقوق غصب کر رہا ہو اور پھر اللہ سے مانگے کہ مَیں تو دوسروں کے حقوق غصب کر رہا ہوں پر تُو مجھ پر رحم فرما تو یہ دعا قبول نہیں ہوتی۔

بعض باپ ماؤں سے بچے چھین لیتے ہیں یا بعض مائیں باپوں کو بچوں کے ذریعہ تکلیف پہنچاتی ہیں اور نہ صرف یہ کہ دونوں طرف کے لوگ خود یہ دعا کر رہے ہوتے ہیں کہ بچوں سے باپ کا یا ماں کا سایہ دُور رہے بلکہ مجھے بھی دعا کے لئے لکھتے ہیں کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کو ماں کے یا باپ کے سائے سے محروم رکھے۔ قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ حکم تو یہ ہے کہ نہ ماں کو بچے کی وجہ سے تکلیف دو، نہ باپ کو بچے کی وجہ سے تکلیف دو اور جب ایسے جھگڑے ہوتے ہیں اور قضاء میں مقدمے بھی جاتے ہیں۔ دونوں طرف سے حقوق کا تعین بھی ہو جاتا ہے، پھر ایسی دعائیں کر رہے ہوتے ہیں، ایک دوسرے کے حقوق غصب کر رہے ہوتے ہیں۔ تو ایسی جو دعائیں ہیں اس عمل کے بعد پھر وہ بھی قبولیت کا درجہ نہیں پاتیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنی تعلیم کے خلاف کاموں کو قبول نہیں کرتا، قبولیت کا درجہ نہیں دیتا۔

حضرت مصلح موعود نے بھی لکھا ہے کہ ایک شخص خانہ کعبہ میں حج پر گیا اور یہ دعا کر رہا تھا کہ اے اللہ میری محبوبہ کا خاوند اس سے ناراض ہو جائے تا کہ وہ مجھے مل جائے۔ ایک جگہ لکھا ہے کہ ایک چور نے بتایا کہ مَیں چوری پر جانے سے پہلے دو نفل نماز پڑھتا ہوں کہ اللہ میاں مجھے کامیابی عطا کرے۔ یعنی نعوذ باللہ ایسے لوگ اللہ تعالیٰ کو بھی اپنے ظلم اور بدکاری میں شامل کرنا چاہتے ہیں۔ اسی طرح بعض نام نہاد پیر ہیں اور بزرگ ہیں وہ بھی اپنی دعاؤں کی قبولیت کے دعوے کرتے ہیں۔ بعض جاہل ان سے بڑے متاثر ہو رہے ہیں۔ بعض ایسی کہانیاں قبولیت دعا کی اپنی بیان کر رہے ہوتے ہیں جو سراسر جھوٹی اور خلاف عقل اور خلاف قانون شریعت ہوتی ہیں۔ اسی طرح ٹونے ٹوٹکے کرنے والے لوگ ہیں۔ جاہلوں کو بے وقوف بناتے رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نہ تو ایسی دعاؤں کو سنتا ہے اور نہ ہی ایسے لوگ اللہ تعالیٰ کے قریبی ہیں یہ سب جھوٹے دعوے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ ہم احمدی جنہوں نے زمانے کے امام کو مانا ہے اس جہالت سے پاک ہیں۔ پس اپنی دعاؤں کو اس طریق پر کرنے کی کوشش کرنی چاہئے اور ایسی دعائیں کروانی چاہئیں جو اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے راستے پر لے جانے والی ہوں اور اللہ کا قرب دلانے والی ہوں۔

پھر نویں بات جو دعاؤں کی قبولیت کے لئے ہمیشہ مدنظر رکھنی چاہئے یہ ہے کہ دعائیں صرف تکلیف اور تنگی کے وقت نہ مانگی جائیں۔ ایسے حالات میں نہ ہوں کہ جب تکلیف اور تنگی پہنچی تو دعائیں کی جا رہی ہوں بلکہ امن اور اچھے حالات میں بھی خدا کو یاد رکھا جائے۔ صرف رمضان میں ہی نیک اعمال کی طرف توجہ پیدا نہ ہو بلکہ عام دنوں میں بھی نیکیوں کی طرف توجہ ہو تو پھر رمضان میں کی گئی دعائیں بھی پہلے سے بڑھ کر قبولیت کا درجہ پانے والی ہوتی ہیں۔

پھر دسویں بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے راستے کے مطابق دعا کرنے کی ایک شرط یہ بھی ہے کہ اس میں جلد بازی نہ ہو۔ تھوڑے عرصے کے بعد بندہ تھک نہ جائے کہ مَیں نے دعا کی اور قبول نہیں ہوئی۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ یاد رکھو کوئی آدمی بھی دعا سے فیض نہیں اٹھا سکتا۔ جب تک وہ صبر میں حد نہ کر دے اور استقلال کے ساتھ دعاؤں میں لگا نہ رہے۔

آپ فرماتے ہیں کہ ''دیکھو حضرت یعقوب کا پیارا بیٹا یوسف جب بھائیوں کی شرارت سے ان سے الگ ہو گیا تو آپ چالیس برس تک اس کے لئے دعائیں کرتے رہے۔ اگر وہ جلد باز ہوتے تو کوئی نتیجہ پیدا نہ ہوتا۔ چالیس برس تک دعاؤں میں لگے رہے اور اللہ تعالیٰ کی قدرتوں پر ایمان رکھا۔ آخر چالیس برس کے بعد وہ دعائیں کھینچ کر یوسف کو لے ہی آئیں۔ اس عرصہ دراز میں بعض ملامت کرنے والوں نے یہ بھی کہا کہ تُو یوسف کو بے فائدہ یاد کرتا ہے۔ مگر انہوں نے یہی کہا کہ میں خدا سے وہ جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے''۔ فرماتے ہیں کہ ''اللہ تعالیٰ نے اگر دعاؤں میں محروم رکھنا ہوتا تو وہ جلد جواب دے دیتا''۔ نبی کو جواب دے دیتا۔ عام انسان کی نسبت، ایک عام مومن کی نسبت، نبی کا اللہ تعالیٰ کے ساتھ تعلق بہت زیادہ ہوتا ہے۔ فرماتے ہیں ''مگر اس سلسلے کا لمبا ہونا قبولیت کی دلیل ہے کیونکہ کریم سائل کو دیر تک بٹھا کر کبھی محروم نہیں کرتا بلکہ بخیل سے بخیل بھی ایسا نہیں کرتا۔ وہ بھی سائل کو اگر زیادہ دیر تک دروازے پر بٹھائے تو آخر اُس کو کچھ نہ کچھ دے ہی دیتا ہے''۔

(الحکم جلد 6 نمبر 46 مورخہ 24 دسمبر 1902ء صفحہ 2۔ تفسیر حضرت مسیح موعود جلد نمبر 2 صفحہ 724)

اللہ تعالیٰ تو بہت کریم ہے۔ جتنی دیر تک دعائیں مانگتے رہو یہ نہیں ہو سکتا کہ وہ انکار کر دے بلکہ جو کنجوس ترین آدمی ہے اس کے دروازے پر بھی جاؤ تو اگر مانگنے والا لمبا عرصہ بیٹھا رہا تو وہ بھی کچھ نہ کچھ اس کو دے دیتا ہے۔ پس مستقل مزاجی اور صبر بھی دعا کرنے کی بہت اہم شرط ہے۔ یہی الٰہی جماعتوں کا ہمیشہ وطیرہ رہا ہے۔ جتنا زیادہ دعا کا موقع ملتا ہے اللہ کا بھی یہ سلوک رہا ہے کہ اتنے زیادہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے دروازے کھلتے ہیں۔ پس پاکستان میں بھی اور بعض دوسرے ممالک میں بھی جہاں احمدیوں پر تنگیاں وارد کی جارہی ہیں اُن کو یہ فکر نہیں کرنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ کا دامن پکڑے رکھیں، انشاء اللہ تعالیٰ، اللہ تعالیٰ کی مدد آئے گی اور ضرور آئے گی اور ظلمت کے تمام بادل چھٹ جائیں گے اور پھر اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کی گھٹائیں آئیں گی، انشاء اللہ۔ گو ابھی بھی اللہ تعالیٰ کی رحمت نے ہر احمدی کا ہاتھ تھاما ہوا ہے لیکن پہلے سے بڑھ کر اس کے نظارے دیکھیں گے۔ اس رمضان سے بھی فائدہ اٹھاتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے در پر پڑ جائیں کہ اللہ تعالیٰ ان دنوں میں ہمارے قریب تر آیا ہوا ہے۔ یہ ابتلاؤں کی گرمی اور رمضان کی گرمی یقیناً ہماری دعاؤں کو قبولیت کا درجہ دلانے والی ہیں۔ پس ہر احمدی کو پہلے سے بڑھ کر اس سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کرنی چاہئے۔

پھر دعا کی قبولیت کے لئے گیارھویں بات یہ ہے کہ دعا کے اعلیٰ معیار حاصل کرنے کی کوشش کی جائے۔ تضرع اور زاری کی جائے، ایسی تضرع اور زاری جو بچے کی طرح آہ و بکا کرنے والی ہو۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں ''بچہ تو دعا کا نام بھی نہیں جانتا لیکن یہ کیا سبب ہے کہ اس کی چیخیں دودھ کو جذب کرالاتی ہیں؟''۔ (تفسیر حضرت مسیح موعود جلد اوّل صفحہ 652)۔ جب وہ پکارتا ہے تو ماں کے دُودھ کو کھینچ لاتا ہے۔ یہ مثال دے کر آپ نے اس طرف توجہ دلائی ہے کہ تضرع اور زاری سے کی گئی دعائیں جو ہیں وہ اللہ تعالیٰ کے فضل کو کھینچ لاتی ہیں اور پھر قبولیت کا درجہ پاتی ہیں۔ آپ فرماتے ہیں: مَیں سچ کہتا ہوں کہ اگر اللہ تعالیٰ کے حضور ہماری چلاہٹ ایسی ہی اضطراری ہو۔ تو وہ اس کے فضل اور رحم کو جوش دلاتی ہے اور اس کو کھینچ لاتی ہے۔

آپ فرماتے ہیں: چاہئے کہ راتوں کو اٹھ اٹھ کر نہایت تضرع اور زاری اور ابتہال کے ساتھ خدا کے حضور اپنی مشکلات پیش کرے اور ایسی دعا کو اس حد تک پہنچاوے کہ ایک موت کی سی صورت واقع ہو جائے، اس وقت دعا قبولیت کے درجہ تک پہنچتی ہے۔

پس اللہ تعالیٰ کے حکموں پر عمل کرتے ہوئے، اس کی باتوں پر لبیک کہتے ہوئے، اس پر ایمان کامل کرتے ہوئے جو دعائیں کی جائیں گی، وہ خدا تعالیٰ کے حضور سے جواب پانے والی ہوں گی اور پھر فرمایا کہ ایسے لوگ ان لوگوں میں شامل ہوں گے جو يَرْشُدُوْنَ کے زمرہ میں آتے ہیں تو پھر ہدایت یافتہ ہوں گے۔ ان کو جو راستہ محمد رسول اللہ ﷺ نے اللہ تعالیٰ تک پہنچنے کا بتا دیا اس پر وہ ہمیشہ کے لئے چلتے چلے جائیں گے۔ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے حکموں پر لبیک کہنے والے ہوں گے۔ ایمان میں ترقی کی منازل طے کرتے چلے جانے والے ہوں گے۔ پھر وہ یہ سوال نہیں کریں گے کہ بتا اللہ کہاں ہے۔ بلکہ آنحضرت ﷺ کے دامن سے جڑ کر وہ اعلیٰ معیار کو حاصل کرتے ہوئے اپنے محبوب کو آمنے سامنے دیکھنے والے ہوں گے۔ وہ آنحضرت ﷺ کی حدیث کے مطابق اس مقام سے ترقی کریں گے کہ خدا مجھے دیکھ رہا ہے بلکہ وہ اپنی عبادتوں میں وہ معیار حاصل کرنے والے ہوں گے جس میں وہ بھی خدا کو دیکھ رہے ہوں گے۔

پس اس رمضان میں ہمیں یہ معیار حاصل کرنے چاہئیں۔ جب ہم یہ معیار حاصل کر لیں تو ہماری نمازیں اللہ تعالیٰ کا قرب پاتے ہوئے روزے کی معراج بن جائیں گی اور ہمارے روزے ہماری نمازوں کی معراج بن جائیں گے۔

رمضان جیسا کہ حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے کہ رمض سے نکلا ہے اور رمض سورج کی تپش کو کہتے ہیں اور رمضان میں دو تپشیں ہیں۔ ایک کھانا پینا اور جسمانی لذتوں کو چھوڑنا اور دوسرے اللہ تعالیٰ کے احکام کے لئے ایک جوش پیدا ہونا۔

پس جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ (۔) کہ میری آواز پر لبیک کہو۔ ہم اس تپش پر جو رمضان نے ہمارے اندر پیدا کر دی ہے۔ زیادہ سے زیادہ ان روزوں اور ان عبادتوں سے فیض اٹھانے کی کوشش کرتے ہوئے عمل کریں اور اللہ تعالیٰ کے اس حکم پر پہلے سے بڑھ کر عمل کرنے والے بنیں کہ اپنے مقصد پیدائش کو سمجھتے ہوئے میری عبادت کی طرف توجہ دو۔ پھر حقوق العباد کی ادائیگی کی طرف توجہ دو۔ حقوق العباد کی ادائیگی بھی اللہ تعالیٰ کے حکموں میں سے ایک حکم ہے۔ بلکہ جو بندوں کے حقوق کی ادائیگی کی طرف توجہ نہیں کرتا وہ اللہ تعالیٰ کے حقوق بھی ادا نہیں کرتا۔ پس اللہ تعالیٰ کے اس حکم پر عمل کرنے کے لئے کہ میرے بندے میری آواز پر لبیک کہیں اور مجھ پر ایمان لائیں۔ ہر دو قسم کے حقوق کی ادائیگی ضروری ہے جیسا کہ مَیں پہلے بتا کر آیا ہوں۔ تبھی ہم حقیقی ہدایت یافتہ کہلانے والے ہوں گے۔ تبھی خدا تعالیٰ ہماری باتوں کا جواب دے گا۔

پس یہ جو کہا جاتا ہے کہ قرآن رمضان کے بارہ میں اترا اس کا مطلب یہ ہے کہ قرآن کریم کے احکامات اللہ تعالیٰ کی عبادت کی طرف توجہ دلانے والے اور حقوق العباد کی طرف توجہ دلانے والے ہیں۔ رمضان میں ایک مومن اس طرف خاص طور پر توجہ پیدا کرے۔ ان ہر دو حقوق کی ادائیگی کے لئے ایک جوش پیدا کرے۔ حقوق العباد کی ادائیگی کی طرف بھی توجہ دلاتے ہوئے آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو شخص روزے دار کا روزہ افطار کروائے اس کے گناہ معاف کر دئے جاتے ہیں اور اس کی گردن آگ سے آزاد کر دی جاتی ہے اور رمضان کے دنوں میں خود آنحضرت ﷺ کا اپنا عمل بھی کیا تھا۔ روایت میں آتا ہے کہ رمضان میں صدقہ خیرات اور دوسروں کی مدد میں اپنا ہاتھ اتنا کھلا کر لیتے تھے کہ جس طرح ایک تیز ہوا چل رہی ہوتی ہے اسی طرح آپ خرچ کر رہے ہوتے۔

(بخاری کتاب الصوم۔ باب وجود ما کان النبی ﷺ یکون فی رمضان)

یہ اس لئے تھا کہ حقوق اللہ کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ حقوق العباد کی ادائیگی کا حکم بھی ہے، اس پر بھی رمضان میں پہلے سے بڑھ کر عمل ہو۔

پس ہر مومن کا بھی فرض ہے کہ ایمان میں ترقی کے لئے اور قرآن کریم کے احکامات پر عمل کرنے کے لئے خاص طور پر اس مہینے میں توجہ دے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے جیسا کہ مَیں پہلے بھی کہہ چکا ہوں کہ ہر سال رمضان کے روزے مقرر کر کے ہمیں اللہ تعالیٰ یہ توجہ دلاتا ہے کہ یہ مہینہ

جس میں قرآن اترا اور یہ احکامات جن کے بارے میں قرآن کریم کی تعلیم ہے اس رمضان میں روحانی ترقی کے لئے روزے رکھتے ہوئے، روحانی ترقی میں ایک تپش پیدا کرتے ہوئے اس طرف خاص توجہ دو اور ہدایت پانے والوں میں شامل ہو جاؤ۔ ان ہدایت یافتہ لوگوں میں جن کے معیار ہمیشہ اونچے سے اونچے ہوتے جاتے ہیں۔ ان اعمال کے بجا لانے میں ایک ذوق پیدا کرو جو اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں بیان فرمائے ہیں۔ تبھی رمضان تمہیں فائدہ دے گا اور تبھی تم لبیک کہنے والے ہو گے۔ تبھی تم ایمان میں ترقی کرو گے یا کرنے والے کہلاؤ گے۔ تبھی تم ہدایت یافتہ کہلاؤ گے اور تم اللہ تعالیٰ کے پیار کی آواز 'میرے بندے' کا صحیح لقب پانے والے ہو گے۔ تبھی اللہ تعالیٰ کے قرب کے نشان دیکھو گے۔ تبھی (۔) کے نظارے دیکھو گے اور تبھی اللہ تعالیٰ کی جنتوں میں داخل ہونے والے بن سکو گے۔ پس اس آیت میں اس بات کی وضاحت کر دی کہ کیوں تم پر روزے فرض کئے گئے ہیں اور کیوں رمضان سے قرآن کی خاص نسبت ہے۔ اس لئے کہ تپش کا ایک خاص ماحول میسر آ کر روزے کے ساتھ قرآن پر غور کر کے، حقوق اللہ اور حقوق العباد پر غور کر کے معیاروں کو سمجھنے اور ان پر عمل کرنے کا زیادہ سے زیادہ موقع ملے اور سال کے دوران جو کوتاہیاں اور سستیاں ہو گئی ہیں ان کا مداوا ہو سکے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں وہ معیار حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے جو اللہ تعالیٰ کے خالص بندے سے خدا تعالیٰ نے توقع کی ہے۔ ہم اپنی روحانی تپش کے وہ معیار حاصل کریں جن سے ہماری دعائیں عرش تک پہنچ کر اجابت کا درجہ حاصل کرنے والی ہوں اور ہم (۔) اور احمدیت کا جھنڈا تمام دنیا پر لہراتا ہوا دیکھیں۔

حضور انور نے خطبہ ثانیہ کے درمیان فرمایا۔

ایک افسوسناک خبر ہے کہ گزشتہ دنوں کراچی میں ہمارے دو ڈاکٹر صاحبان شہید کر دیئے گئے۔ .... پہلے تو ڈاکٹر حمید اللہ صاحب ہیں۔ یہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے وقت میں جب وقف منظور ہوا تھا تو ان کو بطور ڈاکٹر گیمبیا بھجوایا گیا تھا۔ پھر یہ سیرالیون، نائیجیریا، گھانا، لائبیریا مختلف جگہوں پر رہے اور بڑی خدمات انجام دیتے رہے۔ شروع میں ڈاکٹروں کے حالات بڑے سخت تھے۔ بڑی قربانی سے انہوں نے وہاں اپنا وقت گزارا۔ پھر 1990ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی اجازت سے واپس کراچی آ گئے تھے انہوں نے وہاں کلینک کھولا۔ وہاں بھی آپ حلقہ کے صدر رہے۔ سیکرٹری اصلاح و ارشاد بھی رہے۔ اچھے پُر جوش داعی الی اللہ تھے۔ مریضوں کو بھی (۔) کیا کرتے تھے۔ ان کے ذریعہ سے کئی بیعتیں ہوئی ہیں اور اسی وجہ سے مخالفین کی آپ پر نظر تھی اور بعض دفعہ کافی دھمکیاں وغیرہ بھی ملتی رہیں۔ 20 ستمبر کو کلینک سے جب گھر آ رہے تھے تو ان کو اغواء کیا اور پھر راستے میں گولیاں مار کر، فائر مار کر شہید کر دیا۔ وہیں ان کی لاش پڑی رہی۔ دو دن کے بعد اس جگہ سے ان کی لاش ملی۔ ان کے بچے بھی ڈاکٹر ہیں۔

ہمارے دوسرے شہید بھی ڈاکٹر ہیں۔ پروفیسر ڈاکٹر شیخ مبشر احمد صاحب۔ یہ بھی کراچی کے ہیں۔ ان کو 26 ستمبر کو شہید کیا گیا۔ یہ کلینک میں آئے ہیں کار سے باہر نکل رہے تھے کہ دو آدمی جو وہاں کھڑے تھے انہوں نے ان کو فائر کر کے شہید کر دیا۔ فوری طور پر ان کو زخمی حالت میں کلینک لے جایا گیا لیکن جانبر نہ ہو سکے اور شہادت پائی۔ گزشتہ سال 2006ء میں ان کے بھانجے بھی اسی جگہ شہید کئے گئے تھے۔ کالج آف نرسنگ کے پرنسپل تھے۔ جناح ہسپتال میں پروفیسر تھے۔ اچھے سوشل ورکر تھے۔ غریبوں سے ہمدردی کرتے تھے۔ کسی بھی نافع الناس وجود کو یہ لوگ نہیں چھوڑتے اور صرف اس لئے کہ کیونکہ یہ احمدی ہے۔

اللہ تعالیٰ ہر دو شہداء کے درجات بلند فرمائے اور ان کے لواحقین کو صبر کی توفیق عطا فرمائے۔ ابھی جمعہ کی نماز کے بعد میں ان کی نماز جنازہ غائب پڑھوں گا۔

☆......☆......☆......☆

غزل

تیرے بن اب تو کچھ بھی نہیں شہر میں
کہہ رہے ہیں یہ سارے مکیں شہر میں

ہو بہاروں کا منظر ہمیں اس سے کیا
جب دکھائی نہ دے تُو کہیں شہر میں

کتنے طائر چمن زار کے خوش لحن
ہو گئے ہیں جو گوشہ نشیں شہر میں

تیری یادوں میں کھو کر دلِ زار نے
اک بنا لی ہے خُلدِ بریں شہر میں

تیرے مجنوں کو اذنِ تکلم تو ہو
سب سنیں گے صدائے حزیں شہر میں

یہ سمجھ کر ہی دیوانے خوش ہو گئے
اب تو آئیں گے وہ بھی یہیں شہر میں

وہ جو آئیں گے ہوں گی قدم بوسیاں
ہو گا صابرؔ یہ منظر حسیں شہر میں

ملک منیر احمد ریحان صابرؔ

ضرورت مند مریضوں کا مفت علاج

فضل عمر ہسپتال ربوہ دکھی اور ضرورت مند مریضوں کا مفت علاج کرتا ہے۔ مخیّر حضرات سے درخواست ہے کہ وہ اس سہولت کے فراہم کرنے میں ادارہ کی معاونت فرمائیں اور اپنی رقوم مد نادار مریضان میں بھجوا کر ثواب دارین حاصل کریں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

وقف عارضی میں شمولیت

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث وقف عارضی میں شمولیت کے بارے میں فرماتے ہیں۔

''ہر احمدی کو چاہئے کہ وہ اپنے نفس کو بھی اور اپنے بھائی کو بھی یہ تلقین کرے کہ وہ وقف عارضی میں شامل ہو۔'' (روزنامہ الفضل 27/اگست 1969ء)

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

سانحہ ارتحال

مکرم وسیم احمد صاحب ظفر صدر و مشنری انچارج جماعت احمدیہ برازیل تحریر کرتے ہیں۔

مکرم سیّد محمود احمد صاحب نائب صدر جماعت احمدیہ برازیل یکم نومبر 2007 کو بعمر 78 سال وفات پا گئے آپ دل کی تکلیف کی وجہ سے برازیل کے شہر ساؤپاؤلو (Sao Paulo) میں زیر علاج تھے اور 19 ستمبر کو ان کا بائی پاس آپریشن بھی ہوا تھا۔ ان کی نمازِ جنازہ خاکسار نے مورخہ 2 نومبر کو پڑھائی۔ ان کی تدفین Paqueta کے قبرستان میں ہوئی خاکسار نے دعا ہی کروائی۔ ان کی یادگار ایک بیوہ کے علاوہ دو بیٹیاں ہیں ایک بیٹی مکرمہ سیّدہ فریدہ احمد صاحبہ برازیل میں اور دوسری بیٹی مکرمہ سیّدہ صباء احمد صاحبہ لندن میں مقیم ہیں آپ حیدر آباد دکن انڈیا میں پیدا ہوئے۔ کچھ عرصہ کراچی میں بھی تعلیم حاصل کی پھر لندن میں اعلیٰ تعلیم حاصل کرتے ہوئے چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ کی ڈگری حاصل کی پھر برازیل آکر یہاں کے ایک بڑے بینک کے مینیجر رہے۔ 1986 میں آپ کے توسط سے برازیل میں جماعت قائم ہوئی اور پہلے مربی سلسلہ کا قیام اور جماعت کی رجسٹریشن ابتداء میں آپکے گھر پر ہی ہوئی دنیاوی علم کے ساتھ آپکو دینی علم کا بھی بیحد شوق تھا۔ مالی قربانی میں ایک مثال تھے۔ بہت زیادہ غریب پروری کرنے والے۔ ضرورتمندوں کی بے لوث خدمت کرنے والے بہت نرم دل کے مالک تھے دعوت الی اللہ کے دوروں میں آپ کی بھرپور شرکت رہتی۔ جماعت کی خدمت میں خوشی اور فخر محسوس کرتے نیکیوں کو تلاش کر کے بجا لانے والے تھے۔ غرضیکہ مرحوم بیشمار خوبیوں کے مالک تھے۔ انکی وفات سے جماعت احمدیہ برازیل میں ایک خلاء محسوس ہو رہا ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے۔ ان کی قربانیوں کو قبول فرمائے اور جلد اپنے فضل سے اس خلاء کو پورا کردے۔ آمین

درخواست دعا

☆ مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کیلئے درخواست دعا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان احباب کی قربانی قبول فرمائے اور ہر قسم کے شر سے محفوظ رکھے۔ آمین

نکاح

مکرمہ راشدہ یوسف صاحبہ دارالرحمت شرقی الف ربوہ تحریر کرتی ہیں۔

میرے بیٹے مکرم فرخ نبیل صاحب باجوہ ابن مکرم چوہدری محمد یوسف باجوہ صاحب مرحوم سابق باڈی گارڈ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے نکاح کا اعلان ہمراہ مکرمہ ملیحہ خان صاحبہ بنت مکرم عبدالخالق خاں صاحب جرمنی کے ساتھ مبلغ ایک لاکھ روپے حق مہر پر مکرم محمد یوسف صاحب شاہد مربی سلسلہ نے مورخہ 27۔اکتوبر 2007ء کو بعد نماز عصر بیت المبارک ربوہ میں کیا۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ محض اپنے فضل سے ہر دو خاندانوں کیلئے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین

ولادت

مکرم نوراللہ خان صاحب مربی سلسلہ نظارت اشاعت ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے خاکسار کو یکم اکتوبر 2007ء کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے نومولودہ کا نام مسکان شہلا تجویز ہوا ہے بچی بفضل اللہ تعالیٰ وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ نومولودہ مکرم مہر فضل کریم صاحب سیال مرحوم سابق صدر جماعت احمدیہ سوبھاگا ضلع سرگودھا کی پوتی اور مکرم چوہدری خورشید احمد صاحب اٹھوال دارالعلوم غربی سلام کی پہلی نواسی ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کو صالحہ، خادمہ دین، نیک بخت اور والدین اور خاندان کے لئے قرۃ العین بنائے نیز صحت وسلامتی والی لمبی فعال زندگی عطا فرمائے۔ آمین

ملازمت کے مواقع

1۔ ابراہیم گروپ آف کمپنیز کو کمپیوٹر کے حوالہ سے آئی ٹی ڈیپارٹمنٹ میں لاہور اور فیصل آباد آفس کے لئے فریش گریجوایٹس درکار ہیں۔ اس ایڈریس پر CVs بھجوائی جاسکتی ہیں۔

naumanulhaq@hotmail.com

2۔ Stafona Inc کو سافٹ ویئر انجینئرز درکار ہیں۔ درخواستیں اس ایڈریس پر بھجوائی جاسکتی ہیں۔

careers@stafona.com

نوٹ: تفصیلات کے لئے نظارت سے رابطہ کریں۔

(نظارت صنعت وتجارت)

خلافت لائبریری ربوہ میں کتابوں کی نمائش

خلافت لائبریری ربوہ پچھلے تین سال سے احباب تک کتابوں کی آسان رسائی کیلئے خلافت لائبریری کمیٹی کی اجازت سے لائبریری میں بک فیئر منعقد کروا رہی ہے۔ مورخہ 6 تا 8 نومبر 2007ء بک فیئر کا انعقاد کیا گیا۔ مورخہ 6 نومبر 2007ء کو صبح ساڑھے آٹھ بجے محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی نے دعا کے ساتھ اس کا افتتاح فرمایا۔ اس بک فیئر سے استفادہ کیلئے مرد وخواتین کیلئے علیحدہ علیحدہ اوقات مقرر تھے۔ اوقات مقررہ میں احباب وخواتین کی کثیر تعداد کتابوں کی نمائش دیکھنے آئی۔ اس دفعہ بک فیئر میں ایک ہزار سے زائد کتب کے ٹائیٹل موجود تھے۔ جن میں ہر طرح کے مضامین شامل تھے۔ آکسفورڈ ڈکشنریز کی اپنی ایک اہمیت ہے۔ اس لئے زیادہ تعداد ڈکشنریز کی تھی۔ جن میں ہر مضمون کی علیحدہ، علیحدہ ڈکشنریز شامل تھیں سٹوڈنٹس نے ان ڈکشنریوں سے بھرپور استفادہ کیا۔ اس کے علاوہ ادب، تاریخ، جنرل، تقابل ادیان، آپ بیتی، بچوں کی کتابیں اور نمائش کو دیکھنے کیلئے 2300 کے قریب مرد خواتین تشریف لائے۔ اس کے علاوہ بعض تعلیمی اداروں کے بچوں اور بچیوں نے بھی بک فیئر سے استفادہ کیا۔ یہ بک فیئر مورخہ 8 نومبر 2007ء کو بوقت نو بجے رات بخیر وعافیت اختتام پذیر ہوا۔ اس کے بعد رات ساڑھے گیارہ تک تمام کارکنان لائبریری نے بڑی محنت سے ہر چیز کو Wind Up کیا۔ بک فیئر کے دوران کارکنان نے آنے والے تمام مہمانوں اور قارئین سے بھرپور تعاون کیا۔ اللہ تعالیٰ تمام کارکنان کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین

احمدی طالبات متوجہ ہوں

وہ تمام احمدی طالبات جنہوں نے بامر مجبوری کسی مخلوط تعلیمی ادارہ میں داخلہ لینا ہو۔ ان کے لئے ضروری ہے کہ وہ نظارت تعلیم کے توسط سے حضور پُرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے باپردہ رہ کر تعلیم حاصل کرنے کی اجازت حاصل کریں۔ وہ طالبات جنہوں نے لاعلمی میں اجازت حاصل نہیں کی اور کسی ایسے ادارہ میں داخلہ لے لیا ہے وہ بھی نظارت تعلیم کے توسط سے اجازت کی درخواست دے سکتی ہیں۔

اسی طرح سیکرٹریان تعلیم جماعت سے بھی درخواست ہے کہ وہ بھی اپنی جماعت میں جائزہ لے لیں کہ کیا مخلوط تعلیمی ادارہ جات میں داخلہ حاصل کرنے والی تمام طالبات یہ اجازت حاصل کرچکی ہیں؟

(نظارت تعلیم)

ماہر تعلیم۔ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی

ممتاز ماہر تعلیم نامور مؤرخ اور محقق، بلند پایہ مصنف اور ایک اعلیٰ منتظم 20 نومبر 1903ء کو پٹیالی ضلع ایٹہ، یوپی بھارت میں پیدا ہوئے۔

ڈاکٹر قریشی نے 1926ء میں دہلی یونیورسٹی سے تاریخ میں بی۔اے، 1928ء میں ایم اے اور 1929ء میں فارسی میں ایم اے کیا 1939ء میں کیمبرج یونیورسٹی سے تاریخ میں پی ایچ ڈی کیا۔

ایم اے کرنے کے بعد آپ نے سینٹ سٹیفن سن کالج دہلی میں پڑھانا شروع کیا۔ 1940ء میں آپ دہلی یونیورسٹی میں شعبہ تاریخ میں ریڈر، 1944ء میں شعبہ تاریخ کے صدر اور 1945ء میں کلیۂ فنون کے ڈین مقرر ہوئے۔ اسی دوران آپ نے اپنی مشہور کتاب ''دی ایڈمنسٹریشن آف سلطنت دہلی'' تالیف فرمائی۔

ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی 1947ء میں پاکستان کی پہلی دستور ساز اسمبلی کے رکن منتخب ہوئے۔ 1948ء میں آپ جامعہ پنجاب میں تاریخ کے پروفیسر اور بعدازاں صدر شعبۂ تاریخ رہے۔

1949ء میں آپ داخلہ، اطلاعات ونشریات مہاجرین اور بحالیات کے محکموں کے نائب وزیر اور 1950ء میں وزیر مملکت مقرر ہوئے۔ 1951ء میں آپ مرکزی وزیر مہاجرین وبحالیات اطلاعات ونشریات اور 1953ء سے 1955ء تک مرکزی وزیر تعلیم رہے۔

1940ء سے قیام پاکستان تک آپ انڈین ہسٹوریکل ریکارڈ کمیشن کے رکن اور 1947ء سے 1954ء تک پاکستان ہسٹوریکل ریکارڈز اینڈ آرکائیوز کمیشن کے رکن رہے۔ 1955ء سے 1960ء تک آپ کولمبیا یونیورسٹی نیویارک کے شعبہ تاریخ میں وزیٹنگ پروفیسر رہے۔

ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی 1960ء سے 1962ء تک سنٹرل انسٹی ٹیوٹ آف اسلامک ریسرچ کراچی کے ڈائریکٹر اور 1962ء سے 1972ء تک جامعہ کراچی کے وائس چانسلر رہے۔ 1980ء میں وفاقی حکومت نے مقتدرہ قومی زبان کے نام سے ایک ادارہ قائم کیا تو آپ اس کے پہلے صدر نشین مقرر ہوئے۔

ڈاکٹر صاحب نے 22 جنوری 1981ء کو کراچی میں وفات پائی۔ ڈاکٹر صاحب نے تاریخ دان کی حیثیت سے متعدد کتابیں تصنیف کیں جن میں دی ایڈمنسٹریشن آف دی سلطنت آف دہلی، دی اسٹرگل فار پاکستان، دی پاکستانی وے آف لائف، دے ریلیجن آف پیس، سٹڈیز ان دی قرآن، دی ایڈمنسٹریشن آف مغل ایمپائر پاکستان ان اسلامک ڈیموکریسی، علماء ان پالیٹکس اور ایجوکیشن ان پاکستان کے علاوہ بھی متعدد کتب شامل ہیں۔

جرمن وفرانس کی سیل بند ہومیو پیتھک پوٹینسی سے تیار کردہ بے ضرر زود اثر ادویات جو آپ مکمل اعتماد کے ساتھ استعمال کر سکتے ہیں۔

پیکنگ 25ML رعایتی قیمت =/30 روپے
120ML رعایتی قیمت =/125 روپے

GHP-55/GH
ایمرجنسی ٹانک
گھبراہٹ، گیس، ڈپریشن ہائی، لوبلڈ پریشر، صدمہ یا غم کے بداثرات دور کرنے کیلئے ضروری دوا ہے

GHP-319/GH
امراض معدہ
بدہضمی، تیزابیت، گیس سینے اور معدے کی جلن کیلئے اکسیر دوا ہے

GHP-324/GH
اسہال۔پیچش
ہر قسم کے اسہال پیچش معدے اور آنتوں کی سوزش کیلئے مجرب ترین دوا ہے۔

GHP-354/GH
نزلہ، فلو، چھینکیں نئے یا پرانے نزلہ زکام کو مکمل آرام دینے والی کامیاب دوا ہے۔

GHP-383/GH
حلق و گلے کے امراض، گلے وٹانسلز کی سوزش، درد کو دور کرنے کیلئے مؤثر اور آزمودہ علاج ہے۔

GHP-391/GH
خون و بھوک کی کمی سرخ ذرات کی کمی، بیماری کے بعد کمزوری دور کرنے اور جگر کو قوت دینے والی مؤثر ترین دوا ہے۔

عزیز ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹور
رحمان کالونی ربوہ۔ فیکس نمبر 047-6212217
فون: 047-6211399,6005666
راس مارکیٹ نزد ریلوے پھاٹک اقصیٰ روڈ ربوہ
فون: 047-6212399,6005622

خبریں

آئین اور جمہوریت ملک سے اہم نہیں

صدر جنرل مشرف نے کہا ہے کہ ملک آئین اور جمہوریت سے زیادہ اہم ہے۔ ملک ہے تو جمہوریت اور آئین ہوگا اور اگر ملک نہیں تو جمہوریت ہوگی نہ آئین۔ دہشت گردی اور انتہا پسندی کے واقعات پر کافی حد تک قابو پالیا گیا ہے۔ اگر کوئی بچ گیا ہے تو اس کے خلاف بھی کارروائی کی جائے گی۔

امن کانفرنس کی کامیابی کے امکانات کم ہیں

فلسطین کے صدر محمود عباس نے کہا ہے کہ مشرق وسطیٰ کے مسئلے کے حل کیلئے مجوزہ امریکی کانفرنس کی کامیابی کے امکانات بہت کم ہیں۔ ریاض میں سعودی عرب کے فرمانروا شاہ عبداللہ سے ملاقات میں فلسطینی صدر نے کہا کہ اسرائیلی ہٹ دھرمی کی وجہ سے کانفرنس میں کسی بڑی پیشرفت کی توقع نہیں۔

ایمر جنسی انتخابات پر اثر انداز نہیں ہوگی

صدر جنرل مشرف نے کہا ہے کہ ایمر جنسی انتخابات پر اثر انداز نہیں ہوگی۔ بلکہ انتخابی عمل خوش اسلوبی سے طے کرنے کیلئے ایمر جنسی کا نفاذ ناگزیر تھا۔ 1965ء سے 1985ء تک 20 سال ایمر جنسی رہی، اس دوران تین انتخابات ہوئے۔ اب بھی شفاف انتخابات کرائیں گے۔ آئین بے نظیر کو تیسری بار وزیر اعظم بننے کی اجازت نہیں دیتا۔

دنیا کے ایک چوتھائی افراد موٹاپے کا شکار

موٹاپے پر ہونے والی ایک تحقیق سے پتہ چلا ہے کہ مشرقی ایشیا کے سوا دنیا کے بیشتر خطوں میں رہنے والے لوگ موٹاپے کی جانب مائل ہیں۔ سائنسدانوں نے اس تحقیق کے دوران امریکہ کے سوا دنیا کے 63 ممالک کے ایک لاکھ سے زائد باشندوں کا جائزہ لیا اور ان میں سے ایک چوتھائی افراد موٹے پائے گئے۔ دنیا میں سب سے زیادہ موٹے لوگ امریکہ میں پائے جاتے ہیں تاہم اب اس تحقیق سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ موٹاپے کا رجحان عالمی طور پر موجود ہے۔ ماہرین کے مطابق موٹاپے کی ایک بڑی وجہ غیر متوازن خوراک ہے جس میں پروٹین اور چکنائی کا زیادہ استعمال شامل ہے۔

بھارت میں ہر سال ساڑھے چار لاکھ افراد ٹی بی سے ہلاک ہو جاتے ہیں

بھارت میں 40 فیصد آبادی ٹی بی سے متاثرہ ہے۔ بھارت میں ہر سال 20 لاکھ افراد کو ٹی بی لاحق ہو جاتی ہے جبکہ ساڑھے چار لاکھ افراد ٹی بی سے ہلاک ہو جاتے ہیں۔ بھارتی ذرائع ابلاغ کے مطابق بھارت میں مجموعی طور پر روزانہ ایک ہزار افراد ٹی بی کی وجہ سے ہلاک ہو جاتے ہیں۔ رپورٹ کے مطابق بھارتی نوجوانوں اور بچوں میں ٹی بی کی شرح زیادہ ہے۔ ان بچوں میں یہ مرض ٹی۔ بی سے متاثرہ بڑے افراد کے ساتھ رابطہ کی وجہ سے لاحق ہوتا ہے۔

بلال فری ہومیو پیتھک ڈسپنسری
زیر سرپرستی: محمد اشرف بلال
اوقات کار:
موسم گرما: صبح 9 بجے تا 5 بجے شام
وقفہ: 1 بجے تا 2 بجے دوپہر
ناغہ بروز اتوار
86۔علامہ اقبال روڈ، گڑھی شاہو لاہور
ڈسپنسری کے متعلق تجاویز اور شکایات درج ذیل ای ایڈریس پر بھیجے
E-mail: bilal@cpp.uk.net

زرمبادلہ کمانے کا بہترین ذریعہ
بیرون ممالک مقیم کاروباری اور سیاحتی مقاصد کیلئے جانے والے حضرات کیلئے ہاتھ کے بنے ہوئے قالین
پاکستانی، افغانی، ایرانی
ویجیٹیبل اور ہربل
تمام ممالک میں بھجوانے کی فری سہولت کیساتھ
LAHORE CARPET WEAVERS
Wahid Mansion 14 - B,
Davis Road Lahore.
Ph: 042- 6368879
Cell: 0321- 4107697

معائنہ نظر بذریعہ کمپیوٹر
کنٹیکٹ لینز دستیاب ہیں
نعیم آپٹیکل سروس
ڈاکٹر نعیم احمد
عینکیں ڈاکٹری نسخہ کے مطابق لگائی جاتیں ہیں
041-2642628
041-2613771
چوک کچہری بازار فیصل آباد

زرمبادلہ کمانے کا بہترین ذریعہ۔ کاروباری سیاحتی، بیرون ملک مقیم احمدی بھائیوں کیلئے ہاتھ کے بنے ہوئے قالین ساتھ لے جائیں
ڈیزائن: بخارا اصفہان، شجر کار، ویجی ٹیبل ڈائز، کوکیشن افغانی وغیرہ
احمد مقبول کارپٹس
مقبول احمد خان آف شکر گڑھ
12۔ٹیگور پارک نکلسن روڈ عقب شوبرا ہوٹل لاہور
042-6306163-6368130 Fax:042-6368134
E-mail:amcpk@brain.net.pk
CELL#0300-4607400

احمد ٹریولز انٹرنیشنل
گورنمنٹ لائسنس نمبر 2805
یادگار روڈ ربوہ
اندرون و بیرون ہوائی ٹکٹوں کی فراہمی کیلئے رجوع فرمائیں
Tel:6211550 Fax 047-6212980
Mob:0333-6700663
E-mail:ahmadtravel@hotmail.com

Mob:0300-4742974
TEL:042-6684032
Mob: 0300-9491442
طالب دعا: نذیر احمد، حفیظ احمد
دلہن جیولرز
Gold Palace Plaza, Shop # 1, Defence Chowk, Main Boulevard Defence Society, Lahore Cantt.

اسٹیٹ ہاؤس
PCSIR STAFF کالج روڈ ٹاؤن شپ لاہور
لاہور ربوہ کراچی میں پراپرٹی کی خرید و فروخت کیلئے
ربوہ 0333-6713217
کراچی 0333-2113809
لاہور 042-5122261-0333-4615339

ربوہ میں طلوع و غروب 20 نومبر

طلوع فجر	5:14
طلوع آفتاب	6:39
زوال آفتاب	11:54
غروب آفتاب	5:09

شادابی
خون صاف کرتی اور خون پیدا کرتی ہے
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434

البشیرز
معروف قابل اعتماد نام
پیج
جیولرز اینڈ بوتیک
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
نئی ورائٹی نئی جدت کے ساتھ زیورات وملبوسات
اب پتوکی کے ساتھ ساتھ ربوہ میں با اعتماد خدمت
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز، شوروم ربوہ
0300-4146148
فون شوروم پتوکی 049-4423173 -047-6214510

سپیشل شادی پیکج صرف 42,000 میں حاصل کریں
پاکستان الیکٹرونکس
گرمی کا توڑ سپلٹ اے سی، اب تمام کمپنیوں کے سپلٹ A/C کمپنی ریٹ پر حاصل کریں۔
علاوہ ازیں فریج فریزر، واشنگ مشین، کلر T,V پلازمہ T.V، LCd مائیکرو ویواون، گیزر، الیکٹرک واٹر کولر، نہایت ہی کم قیمت پر حاصل کریں۔ A/C سروس کروائیں۔ صرف -/200 روپے میں اور بجلی کا بل بچائیں 20%
042-5124127,042-5118557 Mob:0321-4550127
26/2/c1 نزد غوثیہ چوک کالج روڈ ٹاؤن شپ لاہور
طالب دعا: مقصود اے ساجد (سابقہ ریجنل سیلز مینیجر PEL)

Admissions Open for Ireland & UK
Admission has been opened for January / February 08. According to new policy no interviews for Ireland/UK & get two years work permit after study.
آئرلینڈ اور یو کے کیلئے داخلے جاری ہیں
آئرلینڈ، یو کے میں جنوری فروری 2008ء کیلئے داخلہ جات شروع ہو چکے ہیں۔ نئی پالیسی کے مطابق اب ویزا بغیر انٹرویو کے ہوگا اور تعلیم کے بعد دو سال کا ورک پرمٹ بھی ملے گا۔ دوسرے شہروں کے طالب علم اپنے کاغذات بذریعہ ڈاک بھیج سکتے ہیں۔
Education Concern ®
Farrukh Luqman: Cell # 0301-4411770
67-C, Faisal Town, Lahore.
Office:- 042-5177124 / 5162310
Fax:042-5164619
info@educationconcern.com
www.educationconcern.com

سپر دھماکہ آفر
اب صرف =/4200 روپے میں مکمل ڈش لگوائیں Neosat ڈیجیٹل ریسیور کے ساتھ
سپلٹ A/C کی مکمل ورائٹی دستیاب ہے
اس کے علاوہ: فریج، ڈیپ فریزر، واشنگ مشین، ٹی وی، کوکنگ رینج، روم کولر، گیزر، مائیکرو ویواون اور دیگر الیکٹرونکس کی اشیاء بازار سے بارعایت حاصل کریں۔
FAKHAR ELECTRONICS
فخر الیکٹرونکس
PH:042-7223347,7239347,7354873
Mob:0300-4292348,0300-9403614
1۔لنک میکلوڈ روڈ جودھامل بلڈنگ پٹیالہ گراؤنڈ لاہور

CPL-29FD

خوشخبری
عثمان الیکٹرونکس
سپلٹ اے سی کی تمام ورائٹی دستیاب ہے
Dawlance, Haier, Sabro, LG
Mitsubishi, Orient & Super Asia
اب مکمل ڈش Neoset ڈیجیٹل ریسیور کے ساتھ =/4500 میں لگوائیں
اس کے علاوہ: فریج فریزر، واشنگ مشین، ٹی وی، کوکنگ رینج، گیزر مائیکرو ویواون اور دیگر الیکٹرونکس دستیاب ہیں۔
سونی ٹی وی پر اسپیشل ڈسکاؤنٹ محدود مدت کیلئے
طالب دعا: انعام اللہ
7231680
7231681
7223204
1 - لنک میکلوڈ روڈ بالمقابل جودھامل بلڈنگ پٹیالہ گراؤنڈ لاہور